اساتذہ کو جامعہ کے ضابطہ کے مطابق چھٹیاں نہیں دی جاتیں۔ اس کے علاوہ اتنا پرانا کالج ہونے کے باوجود اس کالج میں صرف لیکچرر ہیں۔ پروفیسر، اسٹنٹ پروفیسر اور سینئر لیکچرر نہیں ہیں۔ کالج کو معیاری اور کارکردگی کو اچھا بنانے کے لیے پروفیسروں، اسٹنٹ پروفیسروں اور سینیر لیکچرروں کا تقرّر بہت ضروری ہے۔

کالج کے کتب خانے میں سائنس کی کتابوں کی کمی ہے۔ حالانکہ سائنس کے شعبہ میں مسلسل توسیع ہو رہی ہے۔ گزشتہ برسوں میں کتابوں کی خریداری پر بہت کم رقم صرف کی گئی ہے۔ اس وجہ سے جدید کتابوں کی بہت کمی ہے۔

اس کالج کا کوئی مخصوص فنڈ نہیں ہے۔ اس سلسلے میں پرنسپل کا موقف یہ ہے کہ اس فنڈ کی ضرورت نہیں، کیوں کہ کالج کے سرپرستوں نے ادارے کی مالی ضروریات پوری کرنے کی ضمانت دے رکھی ہے، لیکن یہ استدلال تسلیم نہیں کیا جاسکتا، کیوں کہ یہ جامعہ کے ضوابط کی خلاف ورزی ہے۔

سینٹ لارنس کالج

سینٹ لارنس کالج طالبات کا کالج ہے جو انسٹی ٹیوٹ آف فرانسکن آف میری پاکستان کے زیرِ اہتمام چلتا تھا۔ تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق اس کالج میں اُردو کے کسی اخبار کو آنے کی اجازت نہیں تھی۔ لائبریری کی ساڑھے ہزار کتابوں میں سے صرف ۴۵۰ کتابیں اردو کی تھیں۔ یہ ادارہ بھی ۳۶ ہزار روپے سالانہ کی رقم کرایہ کے نام پر اپنے سرپرست ادارہ کو ادا کرتا تھا اور پھر یہ رقم ہر سال قرضے کے طور پر کالج کے ذمہ لکھی جاتی تھی۔ اکاونٹس کی کتابوں میں ایک لاکھ ۳ ہزار ۷۰۳ روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ اس مصنوعی خسارہ میں سے تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق سرپرست ادارہ کے نام میں ظاہر کی جانے والی رقمیں نکال لی جائیں تو خسارہ صرف ۳۹ ہزار ۸ سو ۲ روپے رہ جاتا ہے۔ کمیٹی نے اس مشنری کالج کی جن دوسری بدعنوانیوں کے بارے میں لکھا ہے، اس ضمن میں یہ بھی قابلِ ذکر ہے کہ کالج کی کوئی گورننگ باڈی نہیں ہے۔

[ماخذ: تلخیص "پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں بدعنوانیاں"، تحقیقاتی رپورٹ ۱۹۶۹ء، کراچی: الفتح مطبوعات (س-ن)]

"الفلاح" (کوئٹہ) کی کارکردگی

۱۹۶۴ء میں جب ڈچ فرانسکن پادری، ریورنڈ اوٹو پوسٹما کوئٹہ آئے تو مسیحی برادری تعلیم کی اہمیت سے زیادہ آگاہ نہ تھی۔ زیادہ تر مسیحی کوئٹہ کی غریب بستیوں میں آباد تھے۔ کیتھولک چرچ کی

جانب سے سینٹ مائیکل ہائی سکول کام کر رہا تھا، مگر سکول آنے والے زیادہ تر مسیحی طلبہ پرائمری اور مڈل درجوں سے اوپر نہ جاتے تھے۔ اُن کے والدین اُنہیں اسکول سے اٹھا لیتے تھے۔ بہت کم طلبہ میٹرک کر سکتے تھے۔ مزید تعلیم حاصل کرنے کی کوئی روایت نہ تھی۔ ریورنڈ پوسٹما نے نو برس سینٹ مائیکل سکول میں تدریسی ذمہ داریاں ادا کیں۔ اُنہوں نے طلبہ کے والدین کو آمادہ کیا کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم مکمل کرنے دیں۔ اُن کی کوشش سے سکول چھوڑنے والوں کی تعداد بہت کم ہو گئی۔ اِس کے ساتھ ریورنڈ پوسٹما نے محسوس کیا کہ دوران تعلیم میں بعض طلبہ کو امداد اور خصوصی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے، چنانچہ اُنہوں نے ۱۹۷۰ء میں ایک ادارے "الفلاح" کی داغ بیل ڈالی جو سماجی، ثقافتی اور تعلیمی میدان میں گزشتہ ۲۵ برسوں سے کام کر رہا ہے۔

"الفلاح" نے طلبہ کی ضرورت کے مطابق ایک اچھی لائبریری قائم کی۔ کمپیوٹرز کی سہولت مہیا کی اور سائنسی معلومات کے حصول نیز انگریزی زبان کی تحصیل کے لیے ویڈیو روم تیار کیا۔ "الفلاح" نے اپنے ثقافتی پروگراموں میں اِس امر کو اہمیت دی کہ مسیحی نوجوانوں کو مسلمانوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ زندگی گزارنے میں رہنمائی کی جائے۔ "الفلاح" کے تعاون سے ۲۶ غیر مسیحی (ہندو اور مسلمان) نوجوانوں نے گریجویشن کی۔ الفلاح کی کوششوں سے متعدد نوجوان آج زندگی کے عملی میدان میں ذمہ دار مناصب پر کام کر رہے ہیں۔

مسیحی برادری کی سماجی اور سیاسی بیداری کے لیے "الفلاح" ہر سال مختلف موضوعات اور حالاتِ حاضرہ پر مذاکروں اور جلسوں کا اہتمام کرتا ہے۔ یہ بحث مباحثے مسیحی برادری کو وقتاً فوقتاً سماجی اور سیاسی معاملات پر اپنی رائے کے اظہار میں مدد دیتے ہیں۔ شعر و ادب اور ڈرامے کو اہمیت دی جاتی ہے۔ کارکنوں کو ذہنی طور پر معذور بچوں کے لیے قائم ادارے "دارالسکون" میں خدمت کے لیے بھیجا جاتا ہے، وہ از خود دور دراز کے علاقوں میں رضاکارانہ سماجی خدمت کے لیے چلے جاتے ہیں۔

۲۵ برس پورے کرنے کے بعد "الفلاح" اپنے مقاصد کے لیے بھرپور طور پر کوشاں ہے، مگر وقت کے تقاضوں کے مطابق اس کے طریقہ کار میں تبدیلی آ رہی ہے۔ "الفلاح" سے استفادہ کرنے والے سابق طلبہ نے ایک فکری گروپ کی شکل اختیار کر لی ہے جو برادری کے مسائل میں رہنمائی کرتے ہیں۔ تیس سابقہ "الفلاحین" (Al-Falahians) نے "الفلاح ویلفیر ایسوسی ایشن" کی تشکیل کی ہے۔ اِس کا مقصد ادارے کے مشاورتی بورڈ کے ہمراہ کام کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے ذرائع سے طلبہ کو امداد و تعاون کی فراہمی ہے۔

"الفلاح" حیدر آباد ڈایوسیس، کیتھولک بورڈ آف ایجوکیشن اور الفلاح ویلفیر ایسوسی ایشن سے وابستہ ہے۔ اسے انفرادی سرپرستوں کے ساتھ فرانسسکن ایجوکیشن فنڈ سے امداد حاصل ہوتی ہے۔ "الفلاح" سماجی سطح پر طلبہ، اُن کے خاندانوں اور پیرش کے لوگوں کی ترقیاتی کوششوں میں معاون ہے۔

کوئٹہ کی تمام سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں میں "الفلاح" کا نام جانا پہچانا ہے۔

۱۹۷۰ء سے ۱۹۹۱ء تک "الفلاح" سے پندرہ سو سے زائد طلبہ وطالبات نے استفادہ کیا ہے۔ ذیل میں دیے گئے چارٹ سے اِن کی کارکردگی پر روشنی پڑتی ہے۔

تعداد طلبہ	حاصل کردہ تعلیمی استعداد	فیصد کارکردگی
۱۵	ایم - اے، ایم - کام، ایم - پی - اے	۴فیصد
۲۰	بی - اے، بی - ایس - سی، بی - کام	۵فیصد
۴۵	انٹرمیڈیٹ	۱۲فیصد
۲۲	سکول کی تعلیم	۶فیصد
۱۰	ڈپلومہ / خصوصی تعلیم	۳فیصد
۱۲	مسلمان گریجویٹ	۴فیصد
۱۰	ہندو گریجویٹ	۳فیصد
۱۴۰	میٹرک / ہائی سکول	۳۷فیصد
۹۷	میٹرک سے کم درجہ	۲۶فیصد
۱۰۰		۱۰۰فیصد

ان دنوں "الفلاح" نے اپنی تمام توجہ بلوچستان اور بالخصوص کوئٹہ کی مسیحی برادری کی فلاح و بہبود اور تعلیمی ترقی پر مرکوز کر رکھی ہے۔ دراصل یہ رجحان ۱۹۷۰ء کے عشرے میں پیدا ہو گیا تھا۔ (بہ شکریہ "فوکس سپلیمنٹ"، ۱۹۹۵ء/۱)

یورپ

برطانیہ: "لنڈن بائبل کالج" جہاں مبشّرین اپنے ساتھیوں کو اسلام کے بارے میں تعلیم دیتے ہیں۔

لنڈن بائبل کالج کو بی - اے اور اس سے بلند تر سطح پر تعلیمی تخصّص حاصل ہے۔ ان دنوں کالج ایک بڑے علمی مرکز کے قیام کے لیے مالیات فراہم کرنے میں مصروف ہے۔ یہ مرکز مطالعۂ اسلام کے لیے وقف ہو گا۔ اِسے "گتھری سنٹر برائے تحقیقاتِ اناجیل و مطالعۂ اسلام" (Guthrie Centre for Biblical Research and Islamic Studies) کا نام دیا جائے گا۔ اِس مرکز کے